لکھ کر قسم کھانے کا حکم؟ نیز اللہ کا نام لیے بغیر قسم کھانے کا حکم؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

(۱) اگر کسی شخص نے رب تعالیٰ کی قسم نہ دل سے کھائی، اور نہ زبان سے کہی، بس صرف لکھ دیا، تو کیا قسم ہو جائے گی؟

(۲) اگر کسی نے یوں کہا ہو کہ "میں قسم اٹھا کر یہ بات کہہ رہی ہوں" لیکن اللہ تعالی کی قسم کے الفاظ نہیں بولے، تو کیا اس صورت میں بھی قسم ہو جائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(۱) شرعی اعتبار سے قسم کے منعقد ہونے کیلئے دل میں نیت شرط نہیں، دل میں ارادے و نیت کے بغیر بھی مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانے سے شرعاً قسم ہو جاتی ہے۔ نیز جس طرح زبان سے تلفظ کرنے سے قسم ہو جاتی ہے، اسی طرح زبان سے تلفظ کرے بغیر، صرف لکھنے سے بھی قسم ہو جاتی ہے اور قسم کے ٹوٹنے پر کفارہ بھی لازم ہو گا۔

(۲) اللہ عزوجل، یا خدا، یا رب تعالی جیسے الفاظ کے بغیر فقط "قسم ہے" یا "قسم سے" یا "قسم کھاتا ہوں" یا "قسم اٹھاتا ہوں" کے الفاظ کو کہنے سے بھی قسم ہو جاتی ہے، اور مستقبل کے متعلق ایسی قسم کے الفاظ کہے ہوں تو اس قسم ٹوٹنے کی صورت میں قسم کا کفارہ لازم ہوتا ہے۔

قسم میں ارادہ ضروری نہیں ہوتا، بغیر ارادے کے بھی قسم ہو جاتی ہے، چنانچہ ہدایہ میں ہے: "قال: "والقاصد في اليمين والمكره والناسي سواء" حتى تجب الكفارة لقوله عليه الصلاة والسلام ثلاث جدهن جد وهزلهن جد النكاح والطلاق واليمين" ترجمہ: فرمایا: قسم میں قاصد (جان بوجھ کر قسم کھانے والا)، مجبور (اکراہ کیا گیا) اور ناسی (بھولنے والا) سب ہی برابر ہیں، یہاں تک کہ ان پر کفارہ لازم آتا ہے، اس حدیث کی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں سنجیدگی سے کرنا بھی سنجیدگی ہے اور ہنسی مذاق میں کرنا بھی سنجیدگی ہے، (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں) نکاح، طلاق اور قسم۔ (الھدایۃ، جلد2، صفحہ 317، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

لکھنا، بولنے کی طرح ہے، لہذا جس طرح بولنے سے قسم ہوگی، اسی طرح لکھنے سے بھی ہوجائے گی، چنانچہ ہدایہ شریف میں ہے: "والکتاب کالخطاب" ترجمہ: اور لکھنا، بولنے کی طرح ہے۔ (الھدایہ، جلد3، صفحہ 23، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "القلم احد اللسانین (قلم بھی ایک زبان ہے) جو زبان سے کہے پر احکام ہیں، وہی قلم پر"۔ (فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ 606، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صرف قسم کے الفاظ سے بھی قسم ہوجائے گی، اگرچہ اس کے ساتھ لفظ اللہ نہ کہا ہو، چنانچہ تبیین الحقائق میں ہے: "أقسم أو حلف إنما كان يمينا وإن لم يقل بالله لأن هذه الألفاظ مستعملة في الحلف عرفا... ولأن اليمين بالله تعالى هو المعهود المشروع وبغيره محظور فينصرف إلى الأول" ترجمہ: میں قسم کھاتا ہوں یا حلف کرتا ہوں، یہ بھی قسم ہے اگرچہ اس کے ساتھ لفظِ "اللہ" نہ کہا ہو کیونکہ عرف میں یہ الفاظ قسم میں استعمال ہوتے ہیں اور اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہی معروف و مشروع ہے اور غیر کی قسم ممنوع ہے لہذا اسے پہلی صورت (یعنی اللہ کی قسم) کی طرف ہی پھیرا جائے گا۔ (تبیین الحقائق، جلد3، کتاب الایمان، صفحہ 110، مطبوعہ قاھرۃ)

یمینِ منعقدہ (مستقبل میں کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کی قسم) کو توڑنے کی صورت میں کفارہ لازم ہوتا ہے، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "ومنعقدة وهو أن يحلف على امر في المستقبل أن يفعله أو لا يفعله وحكمه لزوم الكفارة عند الحنث" ترجمہ: قسم کی اقسام میں سے تیسری قسم منعقدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق قسم کھائے اور اس کا حکم یہ ہے کہ قسم توڑنے پر کفارہ لازم ہوگا۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد2، کتاب الایمان، صفحہ 57، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-824

تاریخ اجراء: 23 محرم الحرام 1446ھ/19 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net